

افغانستان کے بعد اگلا نشانہ پاکستان

ابھی سقوط امارت اسلامیہ افغانستان کے حادثے کے زخموں سے خون رس رہا ہے اور دلوں سے دھواں اٹھ رہا ہے آنکھیں پر نم ہیں اور مسلمانوں کے جگر پاش پاش ہیں اور ابھی تک سرحد کے اس پار خونِ مسلم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور آگ و آہن کی بارش جوں کی توں جاری ہے، بے گور و کفن لاشیں قبروں میں اتاری جا رہی ہیں اور انسانیت کو سرزمین افغانستان پر امریکی درندے بنگا کر کے روند رہے ہیں اس طرف تماشہ پر آسمان بھی خاموش ہے اور زمیں بھی گنگ، ”مہذب“ دنیا فرحان و شاداں اور عالم اسلام ساکت و بے حس۔

ان امریکی ”نوازشات“ کی بدولت پاکستان کی مغربی سرحد جو مکمل طور پر طالبان کے اقتدار کے خاتمہ کے بعد غیر محفوظ ہو گئی تھی تو مشرقی سرحد پر بھی امریکی ایما اور ایک منظم سازش کے نتیجے میں ہندوستانی افواج کا ہجوم لا کھڑا کر دیا گیا اور اب طویل جنگ جس کا سوچ و انگٹنشن میں ہے بظاہر بجائی چاہتا ہے اور فتنہ شور قیامت برپا ہونے کو ہی ہے۔ افغانستان کے شکار کے بعد اب پاکستان بھی جارحیت کی زد میں ہے اور ملک پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں شکوک و شبہات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور ملکی اقتصادی ترقی کا پہیہ بھی رک گیا ہے۔ یہ سب اقدامات اور سازشیں جو حکمرانوں کی بند آنکھوں پر اب عیاں ہو رہی ہیں اور یہ اپنے سابقہ فیصلوں پر دل میں پچھتا رہے ہیں لیکن اب انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا اور نہ ہی اس کے حلیف اس مشکل گھڑی میں اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لیکن ان خدشات کا اظہار ملک کی محبت وطن دینی اور سیاسی جماعتوں کے اتحاد ”دفاع پاکستان و افغانستان کونسل“ نے بہت پہلے حکمرانوں اور قوم کو بتا دیا تھا کہ خدا را طالبان کے ساتھ غداری نہ کریں اور اپنی پیٹھ میں چھرا نہ گھونپیں ورنہ اس کے بعد آپ کی باری ہے اور پھر آپ جس بے وفائے (امریکہ) پر جی جان سے فدا ہو رہے ہیں اور جس سے آپ کو وفا شعار کی امید ہے وہ آپ کا محبوب حقیقی نہ کبھی رہا ہے اور نہ کبھی بن سکتا ہے وہ تو ایک اڑدھا ہے جو اپنی ضرورت اور مفاد کے لئے اپنے بچوں کو بھی نگل جاتا ہے اور ڈسٹاس کی فطرت میں شامل ہے تو منصوبے کے مطابق اس نے فساد شروع کر دیا ہے۔ طالبان کے اقتدار کے خاتمہ کے فوراً بعد اب امریکہ نے ہندوستان کو براہیختہ کیا ہے کہ اب پاکستان کی باری ہے اس کے ایٹمی پروگرام کی باری ہے اس کے مدارس اور دینی مراکز مذہبی اور جہادی تنظیموں کو ملیا میٹ کرنے کی باری ہے پاکستان سے دینی روح نکالنے کی باری ہے کشمیر کا قضیہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی باری ہے انڈین وزیر اعظم واجپائی امریکی صدر بوش برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیر اور اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیریز پاکستان کے خلاف سب ہم موقف

اور ہم زباں ہیں۔ ان کے پاکستان کے بارے میں عزائم ایسے کھل کر سامنے آ گئے ہیں کہ اب مزید کسی بھی غلط فہمی اور خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن افسوس کہ پاکستان کے موجودہ حکمران امریکی غلامی میں اس قدر راندھے ہو چکے ہیں کہ جہادی تنظیموں پر پابندی لاگو کر چکے ہیں۔ فوج کے مقبوضہ کشمیر کا شعبہ بند کیا جا چکا ہے۔ ملک بھر میں مذہبی جماعتوں اور دینی مدارس پر چھاپے مارے جارہے ہیں اور ہندوستانی حکمرانوں سے التجائیں کی جارہی ہیں ان سے مصافحہ اور مذاکرات کی منتیں کی جارہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہندوستان کا غرور آسمان کو چھو رہا ہے اور ہمارے حکمرانوں کی بزدلی زمین کی پتیتوں کو پہنچ چکی ہے۔ پوری قوم کی عزت حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کے باعث برباد کی جارہی ہے۔ چودہ سو سالہ تاریخ میں اس قدر غیر ذمہ داری اور بزدلی کا کسی بھی مسلم حکمران نے مظاہرہ نہیں کیا ہوگا۔ ہم زندہ رہنے اور نام نہاد ترقی کے شوق میں کس قدر پست ہو گئے ہیں لیکن دوسری جانب دباؤ ہے کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے مطالبات کی نت نئی فہرستیں آ رہی ہیں۔ اور ہم انہیں بڑی تابعداری کے ساتھ پورے کر رہے ہیں۔ لیکن کیا ان اقدامات سے بھارت مطمئن ہو جائے گا؟ کیا وہ دوبارہ مستقبل میں پاکستان کے خلاف جارحیت کا ارادہ ترک کر دے گا؟ اور کیا وہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے گا؟ ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ہے لیکن پھر بھی ہم اپنی بچپن سالہ جدوجہد سے دستبردار ہو رہے ہیں اور ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہیں آ رہا اس تمام صورتحال میں امریکہ اور مغرب کا جھکاؤ واضح طور پر ہندوستان کی جانب ہے اور ٹوٹی بلیر نے تو اسلام آباد میں ہی دہشت گردی بند کرنے کے لئے کہہ دیا ہے۔ کیا ہندوستانی اور اسرائیلی افواج ریاستی دہشت گردی نہیں کر رہے؟ انہیں کیوں گھلا چھوڑا گیا ہے؟ پھر دہشت گردی کی تعریف ابھی تک تو اقوام متحدہ بھی نہیں کر سکی۔ اس تمام کھیل اور دباؤ کے دو بڑے اہم مقاصد ہیں۔

(۱) کہ پاکستان ہمیشہ کے لئے اپنی کشمیر پالیسی کو خیر باد کہہ دے اور کشمیر ہندوستان کے مستقل قبضہ میں چلا جائے۔

(۲) پاکستان کے اندر مذہبی جماعتوں، جہادی تنظیموں اور دینی اداروں کو کرش کیا جائے تاکہ فلسفہ جہاد اور خودداری کے درس دینے والے عناصر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔ یہی بنیادی مقاصد ہیں اور یہ مقاصد موجودہ حکمرانوں کی بدولت دشمنوں کو حاصل ہو کر رہیں گے۔ معلوم نہیں کہ سیاسی جماعتیں اور عوام کیوں گنگ ہیں؟

ان اداراتی سطور کی تحریر کے بعد صدر پاکستان کا افسوسناک خطاب بھی سامنے آیا اس پر فوری رد عمل کے طور

پر یہ چند معروضات بھی پیش خدمت ہیں۔

صدر کا خطاب یورپ، امریکہ، عالم کفر اور بھارت کے مطمئن کرنے کے لئے تھا پاکستانی عوام کو تو مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ الا تو قوم کو یہ نوید بھی سنائی گئی کہ اب نئے مدارس اور نئی مساجد کی تعمیر پر پابندیاں عائد کر دی گئیں اور جہاد کے نام لیاؤں پر پاکستان کی سرزمین تنگ کر دی گئی۔ بظاہر یہاں پر اسلامی قوانین اور دینی اقدار پر عمل کرنا اب جوئے شیر لانے کے مترادف بنا دیا گیا ہے اور عملاً ملک کو سیکولرزم کی طرف ڈال دیا گیا۔ لاؤڈ اسپیکر کے غلط استعمال کے بہانے سے جمعہ کا خطاب بھی کل پر سون بند کر دیا جائے گا اور عرب ملکوں کی طرح سرکاری فراہم کردہ خطبہ خطیبوں کو

تھما دیا جائے گا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ تنگ نظری اور آزاد انسانوں کو غلام بنانے کا مکمل فسطائیت اور بدترین آمریت کی غمازی کرتا ہے۔ لیکن پاکستانی حکمران یہ یاد رکھیں کہ پاکستان 'مصر ترکی' شام اور تیونس نہیں۔ یہاں پر آپ کے دین دشمن اقدامات پر تنقید بھی ہوگی اور احتجاج بھی ہوگا، ابھی علماء اور قوم اتنے بے حس نہیں ہوئے اور نہ ہی اتنے گئے گزرے ہیں۔ یہ ملک دوقومی نظریہ کی بنیاد پر لاکھوں جانوں کی قربانیوں کے بعد اسلام ہی کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکمرانوں کے منفی اقدامات دوقومی نظریہ اور آئین پاکستان سے سراسر انحراف کے زمرے میں آتے ہیں۔ پھر قوم کو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ انڈیا کا سارا غصہ علماء اور مذہب سے وابستہ طبقے پر کیوں نکالا جا رہا ہے؟ اس وقت تو آپ کا مقابلہ دشمن ہندوستان سے ہے۔ آپ سپہ سالار بنیے، یہ سیاست اور خطابت کے جوہر آ زمانے کا وقت نہیں بلکہ زور بازو آ زمانے کا موقع ہے۔ یہ قوم میں تفرقے پابندیاں لاگو کرنے، انتشار اور افتراق پیدا کرنے کا وقت نہیں بلکہ قوم اور اس کے منتشر شیرازے کو اکٹھا کرنے کا مرحلہ ہے۔ اس وقت جہادی تنظیموں پر پابندی بھی نہایت ہی باعث مذمت ہے اور اس کا نقصان خود پاکستان کو ہی اٹھانا پڑے گا۔ تحریک آزادی کشمیر کو ایسے نازک وقت میں دھچکا پہنچایا گیا ہے جبکہ ہندوستان اور اس کی افواج کا مورال گر گیا ہے۔ المختصر مشرف حکومت کے اب تک کئے گئے تمام اقدامات ناقابل سمجھ اور انتہائی نا عاقبت اندیشانہ ہیں۔ اسی طرح تحریک نفاذ شریعت محمدیہ پر پابندی بھی امریکہ کو خوش کرنے کے لئے لگائی گئی ہے ورنہ اس کا قتل و قتل اور فرقہ واریت سے کیا تعلق ہے؟

علماء اور محب وطن سیاسی جماعتوں کو ان منفی اقدامات پر خاموشی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے یہ امتحان و آزمائش کی گھڑی ہے۔ اگر ہم ثابت قدم رہیں اور اپنی پُر امن تحریک جاری رکھیں تو نہ امریکی استعمار اور نہ اس کے ایجنڈے کے علمبردار یہاں ٹھہر سکیں گے اور نہ سیکولر اور لادینی سیاست کے نعرے لگانے والے یہاں قدم جما سکیں گے اور نہ بدزل ہندوستان پاکستان کو آنکھیں دکھائے گا۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

ایک عظیم مخلص و مشفق، علمی شخصیت کی جدائی

گزشتہ سال جو اپنے خونبار دامن میں بہت کچھ بہا کر لے گیا وہیں یہ جاتے جاتے علمی دنیا کو بھی سوگوار کر گیا اور علمی بزم سے ایک ایسے روشن ستارے کو بھی اچک کر لے گیا جسکی تلاش میں اب بہت سے سورج بھی روشن کئے جائیں لیکن اس کا دیکھنا اور طوطا